الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

اَیہہ دھرتی نہ ہُندی نہ اَسمان ہندا
جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا

تاریخِ ولادتِ باسعادت
و
تاریخِ وصال شریف

ازقلم

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مُدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III گجرپورہ سکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

گھر میں داخل ہونے کا طریقہ اور خوش حالی کا نسخہ

امیری، غریبی، مالی تنگ دستی اور خوش حالی کا نظام ربِ کائنات کی مشیت پر ہے۔ مالی تنگ دستی نمازی اور بے نمازی کو دیکھ کر نہیں آتی۔ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار لوگ بھی معاشی تنگی کی آزمائش میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آزمائشوں اور اِمتحانات کی منزلیں طے کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر مسلمان مرد وعورت کو معاشی تنگی اور دیگر آزمائشوں سے کامیابی کی نعمت کے ساتھ ہمکنار فرمائے اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ذلت والی محتاجیوں اور پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا' اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: (۱) ''جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو کہو: (۱) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو''۔ (۲) ''پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہو اور (۳) ''ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ پڑھو''۔

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا (یعنی اُس نے اَپنا معمول بنالیا۔ جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا' دایاں قدم اَندر رکھتے ہی رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشادِ مقدس کے مطابق عمل کرتا) تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے اُس پر دولت کی ریل پیل کردی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو بھی دینے لگا۔

تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰' تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴۔ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱' جلاء الافہام عربی ص ۲۵۵ چھاپہ بیروت۔

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

نام کتاب : تاریخِ ولادت باسعادت وتاریخِ وصال شریف

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

پروف ریڈنگ : علامہ مفتی صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی،
علامہ محمد رضوان یوسفی، علامہ مفتی محمد آصف یوسفی

کمپوزر : محمد عثمان علی یوسفی، حافظ عظیم احمد یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سنٹر A-977، بلاک بی III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

پرنٹنگ : حامد جمیل پرنٹرز لاہور۔

پہلی بار : (۱۰۰۰۰) ربیع الاول ۱۴۳۳ بمطابق فروری ۲۰۱۲

دوسری بار : (۵۰۰۰) ربیع الاول ۱۴۳۳ بمطابق فروری ۲۰۱۲

تیسری بار : (۳۰۰۰) ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ بمطابق مارچ ۲۰۱۲

چوتھی بار : (۳۰۰۰) ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۳

پانچویں بار : (۵۰۰۰) صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق دسمبر ۲۰۱۳

ناشرین : حاجی صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔بی۔ایس)
مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com
ای۔میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

اہل حدیث کے بہت بڑے عالم نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی اپنی کتاب ''الشمامة العنبرية من مولد خير البرية'' کے صفحہ نمبر ۱۲ پر لکھتے ہیں:

(جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا، حصول پر اِس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔) من وعن

چھاپہ فاران اکیڈمی (قزافی سٹریٹ ۱۷، اردو بازار لاہور۔)

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تاریخ وِلادتِ باسعادت

سوال: آپ ﷺ کس دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے؟

جواب: اِس میں کوئی اِختلاف نہیں کہ محسنِ اِنسانیت احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوشنبہ (یعنی پیر) کے دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے۔

سوال: صاحبِ تفسیر ابنِ کثیر اِس بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: علامہ ابنِ کثیر السيرة النبوية میں اِس موضوع پر لکھتے ہیں:- وُلِدَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ مِنْ حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ [1] ''حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادتِ باسعادت پیر کے روز ہوئی۔ حضرت اِمام مسلم علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح میں حضرت غیلان بن جریر علیہ الرحمہ کے واسطہ سے حضرت ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے ایک اعرابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پیر کے روزے کے بارے میں حضور (ﷺ) کیا فرماتے ہیں؟ حضور (ﷺ) نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری وِلادت ہوئی اور یہ وہ دن ہے جس میں مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔

سوال: وِلادتِ باسعادت کے علاوہ کون کون سے اَہم کام پیر کے دن رونما ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:- وُلِدَ نَبِيُّكُمْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ نُبِّئَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمَاتَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ [2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۷۹ حدیث نمبر ۲۰۴۵، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۹۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۹۳، دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۱ ص ۷۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۷۵، مسلم حدیث نمبر ۱۱۶۲۔ [2] البدایۃ والنہایہ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۱ بحوالہ مسند احمد والسنن الکبریٰ للبیہقی۔

"تمہارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر کے دِن پیدا ہوئے پیر کے دن اعلانِ نبوت فرمایا، پیر کے دن مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر (مدینہ منورہ) تشریف لے گئے۔ پیر کے دن مدینہ منورہ میں قدم رنجا فرما ہوئے اور پیر کے دن آپ ﷺ کا وصال ہوا"۔

اِسی طرح ابنِ کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔ "رسول اللہ ﷺ کی وِلادت بھی پیر کے دن، بعثت بھی پیر کے دِن، مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی پیر کے دن، مدینہ طیبہ میں تشریف آوری بھی پیر کے دِن اور دارِ فانی سے اِنتقال بھی پیر کے دِن اور جس روز حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجرِ اسود اُٹھا کر دیوارِ کعبۃ (اللہ) میں رکھا تھا، وہ بھی پیر کا دِن تھا۔ [۳] پھر فرماتے ہیں کہ جنہوں نے تاریخِ وِلادت بروز جمعۃ المبارک سترہ ربیع الاوّل بتائی ہے وہ بالکل غلط اور بعید از حق ہے"۔

ثُمَّ الْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ فِیْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ [۴]

"کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وِلادتِ باسعادت ماہِ ربیع الاوّل شریف میں ہوئی"۔

سوال: وِلادتِ پاک کا مہینہ کونسا تھا؟

جواب: اِس پر علماءِ اُمّت کا تقریباً اِتفاق ہے کہ ربیع الاوّل شریف کا بابرکت مہینہ تھا۔

سوال: ماہِ ربیع الاول شریف کی کون سی تاریخ تھی؟

جواب: اِس بارے میں علماءِ کرام کے متعدد اَقوال ہیں، ہم یہاں علماءِ محققین کی آراء ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن کے مطالعہ سے آپ بآسانی صحیح نتیجہ اَخذ کر سکیں گے۔

حضرت اِمام ابن جریر طبری، جو فقید المثال مفسر اور بالغ النظر مورخ ہیں، وہ اِس بارے میں لکھتے ہیں۔ وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَامَ الْفِیْلِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَةَ لَیْلَةً مَّضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ [۵] "رسولِ کریم رؤف

۳ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱ جز ۲ ص ۲۶۴۔ ۴ ضیاء النبی ﷺ جلد ۲ ص ۳۷۔ ۵ تاریخ طبری جلد ۲ ص ۱۲۵۔

ورحیم ﷺ کی وِلادتِ (باسعادت) پیر کو ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی"۔

حضرت علامہ ابنِ خلدون جو علم تاریخ اور فلسفۂ تاریخ میں اِمام تسلیم کئے جاتے ہیں بلکہ فلسفۂ تاریخ کے موجد بھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: وُلِدَ (رَسُوْلُ اللهِ ﷺ) عَامَ الْفِیْلِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَةَ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً مِّنْ مُّلْکِ کِسْرٰی اَنُوْشِیْرَوَانَ [۶] "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادتِ (باسعادت) عام الفیل کو ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (۱۲) تاریخ کو ہوئی۔ نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا"۔

سوال: مشہور سیرت نگار علامہ ابنِ ہشام علیہ الرحمہ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: مشہور سیرت نگار حضرت علامہ ابنِ ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) عالم اِسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار اِمام محمد بن اسحاق علیہ الرحمہ سے اپنی "السیرۃ النبویۃ" میں رقمطراز ہیں:۔ وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَةَ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ [۷] "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) کو عام الفیل میں پیدا ہوئے"۔

علامہ اِبنِ ہشام علیہ الرحمہ کے علاوہ علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی علیہ الرحمہ جو علم سیاستِ اِسلامیہ کے ماہرین میں سے ہیں اور جن کی کتاب الاحکام السلطانیہ آج بھی علم سیاست کے طلباء کے لئے بہترین ماخذ ہے۔ اپنی کتاب اعلام النبوۃ میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔ لِاَنَّهٗ وُلِدَ بَعْدَ خَمْسِیْنَ یَوْمًا مِّنَ الْفِیْلِ وَبَعْدَ مَوْتِ اَبِیْهِ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ [۸] "واقعہ اصحابِ فیل کے پچاس روز بعد اور والدِ گرامی (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے اِنتقال کے بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بروز پیر بارہ (۱۲) ربیع الاول (شریف) کو پیدا ہوئے"۔

سوال: کیا اِن علماء نے ۱۲ ربیع الاول شریف کے علاوہ کسی اور تاریخ کا بھی ذکر

۶ تاریخ ابن خلدون جلد ۲ ص ۱۰۷۔ ۷ السیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد ۱ ص ۱۷۱۔ ۸ اعلام النبوۃ ص ۱۹۲۔

کیا ہے؟

جواب: علوم قرآنِ مجید وسُنّتِ مبارک اورفنِ تاریخ کے یہ وہ جلیل القدر علماء ہیں جنہوں نے بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف کو یوم میلادِ مصطفیٰ ﷺ تحریر کیا ہے اور دیگر اَقوال کا ذکر تک نہیں کیا۔ جو اِس بات کی دلیل ہے کہ اِن کے نزدیک صحیح اور معتمد علیہ قول یہی ہے۔

سوال: مشہور مصری سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون کیا لکھتے ہیں؟

جواب: دورِ حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون جو جامعہ از ہر مصر کے کلیۃ اصول الدین کے سربراہ رہے ہیں۔ اپنی کتاب **محمد رسول اللہ** (ﷺ) میں تحریر فرماتے ہیں:- **وَقَدْ صَحَّ مِنْ طُرُقٍ کَثِیْرَۃٍ اَنَّ مُحَمَّدًا عَلَیْہِ السَّلَامُ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ فِیْ زَمَنِ کِسْرٰی اَنُوْشِیْرَوَانَ وَیَقُوْلُ اَصْحٰبُ التَّوْفِیْقَاتِ التَّارِیْخِیَّۃِ اَنَّ ذٰلِکَ یُوَافِقُ الْیَوْمَ الْمُکَمِّلَ لِلْعِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ اَغُسْطُسَ ۵۷۰ء بَعْدَ مِیْلَادِ الْمَسِیْحِ عَلَیْہِ السَّلَامُ** ۹ "کثیر التعداد ذرائع سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بروز دوشنبہ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) عام الفیل کسریٰ نوشیرواں کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ اور اِن علماء کے نزدیک جو مختلف سمتوں کی آپس میں تطبیق کرتے ہیں، اُنہوں نے عیسوی تاریخ میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء بیان کی ہے"۔

سوال: سنا ہے کہ اہلِ مکہ مکرمہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو آپ ﷺ کی جائے وِلادت کی زیارت کے لئے جاتے تھے؟

جواب: علامہ محمد رضا علیہ الرحمہ جو قاہرہ یونیورسٹی کی لائبریری کے اَمین تھے۔ اُنہوں نے اپنی کتاب **محمد رسول اللہ** میں لکھا ہے:- **وُلِدَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ فَجْرِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَّضَتْ مِنْ رَّبِیْعِ الْاَوَّلِ عِشْرِیْنَ اَغُسْطُسَ**

۹ محمد رسول اللہ جلد ۱ ص ۱۰۲۔

۵۷۰ء وَاَھْلُ مَکَّۃَ یَزُوْرُوْنَ مَوْضِعَ مَوْلِدِہٖ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ ۱۰ "حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر کے دن فجر کے وقت ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (۱۲) تاریخ کو بمطابق ۲۰ اگست ۵۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ اہل مکہ مکرمہ سرکارِ کائنات ﷺ کے مقامِ وِلادت کی زیارت کے لئے اِسی تاریخ کو جایا کرتے ہیں"۔

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَامَ الْفِیْلِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَّضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۱۱ "اِمام ابن اِسحاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ مبارک پیر کے دِن بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) عام الفیل کو ہوئی"۔

سوال: سیرت کی مشہور کتاب **عیون الاثر** کے مصنّف کیا لکھتے ہیں؟

جواب: اِمام الحافظ ابوالفتح محمد بن محمد بن عبداللہ محمد بن یحییٰ بن سید الناس الشافعی الاندلسی اپنی سیرت کی کتاب **عیون الاثر** میں تحریر فرماتے ہیں:- **وُلِدَ سَیِّدُنَا وَنَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَّضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ قِیْلَ بَعْدَ الْفِیْلِ بِخَمْسِیْنَ یَوْمًا** ۱۲ "ہمارے آقا اور ہمارے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ پیر کے روز بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم (ﷺ) کی وِلادت ہوئی"۔

سوال: فنِ تقویم کے ماہر سیّد عبدالقدوس ہاشمی کیا لکھتے ہیں؟

جواب: سیّد عبدالقدوس ہاشمی عالم دین ہونے کے علاوہ فنِ تقویم میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اِس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام **تقویم تاریخی** ہے اِن کے نزدیک بھی صحیح تاریخ وِلادت بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف ہے۔

سوال: اہلِ حدیث کے عالم نواب سیّد محمد صدیق حسن خان (بھوپالی) کیا لکھتے ہیں؟

جواب: اہلِ حدیث کے مشہور عالم نواب سیّد محمد صدیق حسن خان (بھوپالی) اپنی

۱۰ محمد رسول اللہ جلد ۲ ص ۱۹۔ ۱۱ الوفا لابن جوزی ص ۹۰۔ ۱۲ عیون الاثر، جلد ۱ ص ۲۶۔

کتاب الشمامة العنبریه من مولد خیر البریه میں لکھتے ہیں کہ وِلادت شریف مکہ مکرمہ میں وقتِ طلوعِ فجر بروز پیر شبِ دواز دہم ربیع الاوّل (یعنی ۱۲ ربیع الاوّل) عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ابنِ جوزی نے اِس سے اِتفاق کیا ہے۔ ۱۳

سوال: دیوبند مکتبِ فکر کے مفتی محمد شفیع صاحب کیا لکھتے ہیں؟

جواب: دیوبند مکتبِ فکر کے مفتی محمد شفیع صاحب سیرت خاتم الانبیاء میں رقمطراز ہیں:۔ الغرض جس سال اَصحابِ فیل کا حملہ ہوا اُس کے ماہِ ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ ☆ روز دوشنبہ دُنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل ونہار کے اِنقلاب کی اَصلی غرض آدم اور اَولادِ آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دُعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں۔ ۱۴

سوال: برصغیر پاک وہند کے بعض سیرت نگاروں نے محمود پاشا فلکی کے حوالے سے لکھا ہے کہ بارہ ربیع الاوّل شریف پیر کا دن نہ تھا بلکہ پیر کا دن نو ربیع الاوّل شریف کو بنتا ہے۔ تو کیا نو تاریخ صحیح ہے؟

جواب: دلچسپ صورت حال یہ ہے کہ اِن لوگوں کو جو محمود پاشا فلکی کے مقلدین ہیں اِن کو محمود پاشا فلکی کے اَصلی وطن کا بھی حتمی علم نہیں۔ اِنہوں نے کیا تاریخ اور دن بتانا ہے۔

شبلی نعمانی صاحب اور قاضی سلیمان منصور پوری صاحب نے محمود پاشا فلکی کو مصر کا باشندہ لکھا ہے مفتی محمد شفیع صاحب نے اِسے مکی لکھا ہے۔ حفیظ الرحمٰن

۱۳ الشمامة العنبریہ من مولد خیر البریہ ص ۷۔ ☆ مگر مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن الجزار نے اِس پر اِجماع نقل کر دیا اور اِسی کو کامل ابنِ اثیر میں اِختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا مکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اِختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اِختلاف مطالع اَیسا اِعتماد نہیں ہوسکتا کہ جمہور کی مخالفت اِس کی بناء پر کی جائے۔ (کذا فی المواهب) سیرت خاتم الانبیاء ص ۲۷ حاشیہ من وعن۔ ۱۴ سیرت خاتم الانبیاء ص ۲۷ چھاپہ مکتبۃ العلم ۱۸ اردو بازار لاہور۔

سیوہاروی صاحب نے اِسے قسطنطنیہ کا مشہور ہیئت دان اور منجم بتایا ہے۔

پیر کرم شاہ صاحب ضیاء النبی ﷺ میں لکھتے ہیں: مجھے بڑی کوشش کے باوجود محمود پاشا فلکی کی کتاب یا رسالہ نہیں مل سکا۔ البتہ معلوم ہوا کہ پاشا فلکی کا اَصل مقالہ فرانسیسی زبان میں تھا جس کا ترجمہ سب سے پہلے احمد زکی آفندی نے نتائج الافہام کے نام سے عربی میں کیا۔ اِس کو مولوی سیّد محی الدین خان جج ہائی کورٹ حیدرآباد نے اُردو کا جامہ پہنایا اور ۱۸۹۸ء میں نولکشور پریس نے شائع کیا لیکن اَب یہ ترجمہ نہیں ملتا۔

محمود پاشا فلکی نے اگرچہ علم فلکیات کی مدد سے کچھ تحقیقات بھی کی ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور دیگر قدماء کی روایات کو جھٹلانے کے لئے اُن پر اِنحصار کرنا کسی طرح مناسب نہیں کیونکہ سائنسی علوم کی طرح فلکیات کی کوئی بات قطعی نہیں ہوتی۔

پیر کرم شاہ صاحب اِس سلسلہ میں لکھتے ہیں' غور طلب اَمر یہ ہے کہ سنِ ہجری کا اِستعمال امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دَور میں شروع ہوا اور پہلی مرتبہ یوم الخمیس ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۷ھ، ۱۲ جولائی ۶۳۸ء کو مملکتِ اِسلامیہ میں اِس کا نفاذ ہوا۔ اِس کے بعد کا تاریخی ریکارڈ تو ملتا ہے لیکن اِس سے پہلے کا تقویمی ریکارڈ دستیاب نہیں اور بعثتِ نبوی سے قبل عرب میں کوئی باقاعدہ کیلنڈر رائج نہیں تھا۔ عرب اپنی مرضی سے مہینوں میں ردوبدل کر لیا کرتے تھے اور بعض اَوقات سال کے تیرہ یا چودہ مہینے بنا دیا کرتے تھے۔ ۱۵

سوال: کیا محمود پاشا فلکی سے پہلے بھی کسی نے نجوم کے حسابات سے یوم وِلادت شریف کا ذکر کیا ہے؟

جواب: محمود پاشا فلکی سے قبل بھی کچھ لوگوں نے نجوم کے حسابات سے یوم وِلادت شریف معلوم کرنے کی کوشش کی۔ حضرت علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اہل زیچ کا

۱۵ ضیاء النبی ﷺ جلد ۲ ص ۳۹۔

اِس قول پر اجماع ہے کہ آٹھ ربیع الاوّل شریف کو پیر کا دن تھا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص بھی علومِ نجوم اور ریاضی کے ذریعہ حساب لگا کر تاریخ نکالے گا مختلف ہوگی۔

سوال: ہمیں کن کی بات ماننا چاہیے؟

جواب: ہمیں سیرت نگاروں، محدثین، مفسرین، تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات ماننا چاہیے۔ مرفوع روایت کی موجودگی میں کسی مؤرخ یا ماہرِ فلکیات کا یہ کہنا کہ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف تاریخِ وِلادت نہیں۔ ہرگز قابلِ تسلیم نہیں۔ حضور نبی کریم صاحبِ لولاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ۱۲ ربیع الاوّل شریف عام الفیل پیر کے دن صبح کے وقت اِس جہاں ہست و بود میں اپنے وجودِ عنصری کے ساتھ تشریف لائے۔

خلاصہ کلام: علمائے کرام کے اِن اَقوال کے نقل کرنے کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں مصر کے نابغۂ روزگار عالم جو علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اُن کا قول قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق کے متلاشی کے لئے اِطمینان اور تسکین ہے۔ حضرت اِمام محمد ابوزہرہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی سیرت پر لکھی ہوئی کتاب خاتم النبیین میں اِس مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں، اَلْجَمْهُوْرَةُ الْعُظْمٰی مِنْ عُلَمَاءِ الرِّوَایَةِ عَلٰی اَنَّ مَوْلِدَهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفِیْلِ فِیْ لَیْلَةِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْهُ [۱۶] "علمائے روایت کی ایک عظیم کثیر جماعت اِس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (۱۲) تاریخ ہے"۔ اِس کے بعد اُنہوں نے دوسرے اَقوال بھی ذکر کئے ہیں لیکن اِن پر بایں اَلفاظ تبصرہ فرمایا ہے:-

وَلَوْلَا اَنَّ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ لَیْسَتْ هِیَ الْمَشْهُوْرَةُ لَاَخَذْنَا بِهَا وَلٰکِنَّ عِلْمَ الرِّوَایَةِ لَایَدْخُلُ التَّرْجِیْحُ فِیْهِ بِالْعَقْلِ "کہ جمہور علماء کے قول کے مقابلے میں یہ روایتیں مشہور نہیں۔ نیز علم روایت میں ترجیح کا دارومدار

۱۶ خاتم النبیین، امام محمد ابوزہرہ جلد ۱ ص ۱۱۵۔

عقل پر نہیں ہوتا بلکہ نقل پر ہوتا ہے"۔

سوال: برصغیر پاک و ہند کے مشہور متفقہ شیخ الحدیث شیخ محقق علی الاطلاق برکت مصطفیٰ ﷺ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت میں تاریخ میلاد کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: بداں کہ جمہور اہلِ سیر و تواریخ برآنند کہ تولد آنحضرت ﷺ در عام الفیل بود بعد از چہل روز یا پنجاہ و پنج روز و این قول اصح اَقوال ست و مشہور آنست کہ در ربیع الاوّل بود و بعضے علماء دعویٰ اِتفاق بریں قول نمودہ دوازدہم ربیع الاوّل بود۔ [۱۷] "خوب جان لو کہ جمہور اہلِ سیر و تواریخ کی یہ رائے ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ دوسرا قول سب اَقوال سے زیادہ صحیح ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ بعض علماء نے اِس قول پر اِتفاق کا دعویٰ کیا ہے"۔ یعنی سب علماء اِس پر متفق ہیں۔ (استفادہ از ضیاء النبی ﷺ)

بارہ ربیع الاوّل شریف ہی تاریخِ وِلادت ہے:

حضرت اِمام بیہقی، حضرت اِمام قسطلانی اور شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کے اَقوال حضرت اِمام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب دلائل النبوت میں تحریر کرتے ہیں، وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَامَ الْفِیْلِ لِاثْنَتَیْ عَشَرَةَ لَیْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ [۱۸] "رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ولادتِ باسعادت، پیر کے دن عام الفیل میں ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں رات گزرنے پر ہوئی"۔

اِسی طرح حضرت اِمام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں، وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّهٗ ﷺ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیْ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ

۱۷ مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴ (فارسی)۔ ۱۸ دلائل النبوۃ جلد ۱ ص ۷۴ (دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)۔

وَعَلَيْهِ اَهْلُ مَكَّةَ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا وَفِيْ زِيَارَتِهِمْ مَوْضَعَ مَوْلِدِهٖ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ ۱۹ ''مشہور قول یہی ہے کہ پیر کے دن ربیع الاوّل کو حضور ﷺ کی ولادتِ شریفہ ہوئی اِسی بات پر تمام اہلِ مکہ (مکرمہ) اگلے پچھلے متفق ہیں کہ وہ آج تک بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) کو حضور (نبی کریم رؤف ورحیم) ﷺ کے مقامِ وِلادت شریف کی زیارت (پاک) کرتے ہیں۔''

☆ چونکہ حضور (نبی کریم رؤف ورحیم) ﷺ کی وِلادتِ باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی' لہٰذا تاریخِ وِلادت شریفہ کے معاملہ میں اُنکی بات کو ترجیح دینا' تقاضائے عقل کے عین مطابق ہے۔

☆ شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مدارج النبوت میں سب سے پہلا قول نقل کیا ہے کہ ولادتِ نبوی ﷺ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف کو ہوئی۔ بعض اور اَقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

''قول اوّل اشہر و اکثر ست وعمل اہل مکہ بریں ست' در زیارت کردن ایشاں موضع ولادت شریف را دریں شب وخواندن مولود''۔ ۲۰ اکثر اہل اِسلام کے درمیان مشہور ترین قول یہی ہے کہ آپ کی ولادتِ (باسعادت) بارہ ربیع الاوّل (شریف) کو ہوئی۔ اہل مکہ (مکرمہ) کا اِسی پر عمل ہے کہ وہ بارہ ربیع الاوّل (شریف) کی رات کو حضور (نبی کریم رؤف ورحیم) ﷺ کی جائے ولادت (شریفہ) کی زیارت کرتے ہیں اور اِس رات کو مولود خوانی کرتے ہیں۔

مجدّدِ دین وملّت اِمام اہلسنّت اِمام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد نمبر ۲۶ صفحہ نمبر ۴۱۱ میں لکھا ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ اور فاضل زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اَلْمَشْهُوْرُ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ثَانِيْ عَشَرَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اِمَامِ الْمَغَازِيْ

۱۹ زرقانی علی المواہب جلد ا ص ۱۳۲۔ ۲۰ مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴۔

وَغَيْرِهٖ ۲۱ ''مشہور یہ ہے کہ حضورِ انور ﷺ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل بروز پیر پیدا ہوئے حضرت اِمام المغازی محمد بن اسحاق علیہ الرحمہ وغیرہ کا یہی قول ہے''۔

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِيْ اَيَّامِ السَّنَةِ میں لکھتے ہیں:۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادت با سعادت کے سال میں اِختلاف ہے اکثر علماء عام الفیل کہتے ہیں اور یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے اور بعض علماء اِس کو متفق علیہ بتاتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ آپ ﷺ عام الفیل کے پچاس دِن بعد پیدا ہوئے اور یہی مذہب سہیلی اور اُن کی جماعت کا ہے۔ وِلادت باسعادت کا مہینہ ربیع الاوّل شریف ہی مشہور ہے۔ یہی قول جمہور علماء کا ہے اور حضرت ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اِسے متفق علیہ نقل کیا ہے۔ ربیع الاوّل شریف کے کسی پیر کے دِن پیدا ہوئے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ بارھویں تاریخ ہے اور یہی مشہور ہے۔ اِسی پر اہلِ مکہ کا عمل ہے' اِسی تاریخ کو وہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی جائے وِلادت شریف کی زیارت کرتے۔ حضرت طیبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سب کا اِس پر اِتفاق ہے کہ آپ بارہ ربیع الاوّل شریف کو پیر کے دِن پیدا ہوئے انتہی۔

وفات النبی ﷺ:

۶۳ سال کی عمر مبارک میں ۲۳ سالہ دورِ تبلیغ اُس دِن مکمل ہوا جس دِن میں آپ ﷺ نے اِس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ آپ ﷺ کا وِصالِ مبارک پیر کے دِن ہوا۔ ۲۲ اِس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سعد علیہ الرحمہ اپنی صحیح سندوں کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ' حضرت سعد' حضرت عروہ' حضرت ابن مسیّب' حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کو راوی بتاتے ہیں۔

۲۱ شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد الاول ذکر تزوج عبداللہ آمنہ دارالمعرفۃ بیروت جلد ا ص ۱۳۲۔ ۲۲ مواہب اللدنیہ جلد ا ص ۶۴۹۔

وصالِ پاک کے بارے میں مختلف روایات

(۱) وصال پاک کی تاریخ پہلی ربیع الاوّل شریف:

قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْفَضْلُ ابْنُ دُکَیْنٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ مُسْتَهَلَّ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰی عَشَرَةَ مِنْ مُّقْدَمَةِ الْمَدِیْنَةِ ۲۳ ''حضرت ابونعیم فضل بن دکین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ۱۱ھ کو بروز پیر ربیع الاوّل (شریف) کا چاند چڑھتے ہوئے وصال فرمایا''۔ یعنی ربیع الاوّل شریف کی ایک تاریخ تھی۔

قَالَ یَعْقُوْبُ ابْنُ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ بُکَیْرٍ عَنِ اللَّیْثِ اَنَّهٗ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۲۴ ''حضرت یعقوب بن سفیان علیہ الرحمہ نے حضرت یحییٰ بن بکیر علیہ الرحمہ سے روایت کیا اُنہوں نے حضرت لیث علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پیر کے روز وفات شریف پائی جبکہ ربیع الاوّل (شریف) کی پہلی رات گزر چکی تھی''۔

(۲) وصال پاک کی تاریخ دو ربیع الاوّل شریف:

(i) کتاب المغازی میں سلیمان بن طرخان التیمی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرِضَ لِاثْنَتَیْنِ وَ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً مِّنْ صَفَرٍ وَبَدَأَهٗ وَجْعُهٗ عِنْدَ وَلِیْدَةٍ لَهٗ یُقَالُ لَهَا رَیْحَانَةُ کَانَتْ مِنْ سَبْیِ الْیَهُوْدِ وَکَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مَّرِضَ یَوْمَ السَّبْتِ وَکَانَتْ وَفَاتُهٗ علیہ السلام یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِلَیْلَتَیْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ لِتَمَامِ عَشَرَ سِنِیْنَ مِنْ مُّقْدَمَةِ الْمَدِیْنَةِ ۲۵ ''رسول اللہ ﷺ ۲۲ صفر المظفر کی رات کو

۲۳ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲، ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام شمارہ فروری ۲۰۱۲ ص ۴۱۔
۲۴ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲۔ ۲۵ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲۔

صاحبِ فراش ہوئے اور آپ ﷺ کی تکلیف کا آغاز آپ ﷺ کی لونڈی کے پاس ہوا، جسے ریحانہ کہا جاتا تھا۔ جو یہودی قیدیوں میں سے تھیں اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہفتہ کے روز بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی جبکہ ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ آئے ہوئے پورے دس سال ہو چکے تھے''۔

(ii) حضرت واقدی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابومعشر علیہ الرحمہ نے بحوالہ حضرت محمد بن قیس علیہ الرحمہ ہم سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:۔ اِشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاَرْبَعَآءِ لِاِحْدٰی عَشَرَةَ لَیْلَةً بَقِیَتْ مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ اِحْدٰی عَشَرَةَ فِیْ بَیْتِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ شَکْوٰی شَدِیْدَةً فَاجْتَمَعَ عِنْدَهٗ نِسَآؤُهٗ کُلُّهُنَّ فَاشْتَکٰی ثَلَاثَةَ عَشَرَ یَوْمًا وَّ تُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِلَیْلَتَیْنِ خَلَتَا مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰی عَشَرَةَ ۲۶ ''رسول اللہ ﷺ بدھ کے روز جبکہ ۱۱ھ کے صفر المظفر کی گیارہ راتیں باقی تھیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت جحش (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر میں شدید علیل ہو گئے اور آپ ﷺ کے پاس تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن جمع ہو گئیں اور آپ ﷺ تیرہ (۱۳) دن علیل رہے اور پیر کے دن جبکہ ۱۱ھ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں آپ ﷺ نے وصال فرمایا''۔

(۳) وصال پاک کی تاریخ ۱۰ ربیع الاوّل شریف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: لَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ ارْتَحَلَ فَاَتَی الْمَدِیْنَةَ فَاَقَامَ بِهَا بَقِیَّةَ ذِی الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَصَفَرٍ وَمَاتَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ بِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۲۷ ''جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمالیا تو آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وہاں ذی الحجہ کا بقیہ مہینہ، محرم الحرام اور صفر

۲۶ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲۔ ۲۷ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲۔

المظفر گزر گیا اور ۱۰ ربیع الاوّل (شریف) کو پیر کے دن وفات پائی''۔

(۴) وصال پاک کی تاریخ ۱۱ ربیع الاوّل شریف:

تاریخ طبری جلد ۲ ص ۸۸ میں ہے۔ بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَجُعَهٗ لِلَیْلَتَیْنِ بَقِیَتَا مِنْ صَفَرٍ [۲۸] ''جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے مرض کا آغاز ہوا اُس وقت صفر المظفر کی دو راتیں باقی رہتی تھیں''۔

یہ سارے اَحباب اِس بات کے قائل ہیں کہ صفر کے مہینے کے آخری دو دِن باقی تھے کہ سرکارِ کائنات ﷺ علیل ہوئے اور کل ۱۳ ایام آپ ﷺ بیمار رہے۔ اِس اِعتبار سے آپ ﷺ کی وفات شریف ۱۱ ربیع الاوّل شریف کو بنتی ہے۔

اِمام مسلم کی صحیح روایت پیشِ نظر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وصال پیر کے روز ہوا۔

(۵) بارہ ربیع الاوّل شریف ۱۱ھ کو پیر کا دن نہیں تھا:

حضرت ابو القاسم سہیلی علیہ الرحمہ الروض میں بیان کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے: لَا یُتَصَوَّرُ وُقُوْعُ وَفَاتِهٖ علیہ السلام یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیَ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِنْ سَنَةِ اِحْدٰی عَشَرَةَ وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَكَانَ اَوَّلُ ذِی الْحَجَّةِ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَعَلٰی تَقْدِیْرِ اَنْ تَحْسَبَ الشُّهُوْرَ تَامَّةً اَوْ نَاقِصَةً اَوْ بَعْضُهَا تَامٌّ وَّبَعْضُهَا نَاقِصٌ لَا یُتَصَوَّرُ اَنْ یَّكُوْنَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیَ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ [۲۹] ''۱۲ ربیع الاوّل (شریف) ۱۱ھ کو پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کی وفاتِ پاک کا وقوع متصوّر ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ۱۰ھ کے حجۃ الوداع میں جمعۃ المبارک کے روز وقوف فرمایا اور یکم ذوالحجہ جمعرات کو

[۲۸] تاریخ ابنِ خلدون جلد ۲ ص ۶۱ عربی مترجم جلد ۲ ص ۲۰۵، الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد ۲ ص ۳۱۷، مدارج النبوت مترجم جلد ۲ ص ۷۰۷۔ تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس جلد ۲ ص ۱۱۶۔ جوامع السیرۃ ابن حزم ص ۲۶۳۔ [۲۹] البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۲۳۔

تھی پس اِس لحاظ سے مہینوں کو مکمل یا ناقص یا بعض کو مکمل اور بعض کو ناقص [۳۰] شمار کیا جائے تو یہ متصور ہی نہیں ہوسکتا کہ پیر کا دن ۱۲ ربیع الاوّل (شریف) کو ہو''۔

منظور احمد نعمانی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:

وفات اور مرضِ وفات:

صاحبِ مشکوٰۃ المصابیح نے رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور وِلادتِ باسعادت اور بعثت وآغازِ وحی اور آپ ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ کے اَبواب کے سلسلہ کو بابِ وفات پر ختم کیا ہے جس میں حضور ﷺ کے وفات اور مرضِ وفات سے متعلق اَحادیث ذکر کی ہیں، اسی کی پیروی کرتے ہوئے یہاں بھی آپ ﷺ کی وفات اور مرضِ وفات سے متعلق چند حدیثوں کے ذکر پر اِس سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے۔

پہلے یہ ذکر کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے وفات کے بارے میں تو محدثین اور اہلِ سیر وتاریخ کا اِتفاق ہے کہ ۱۱ ہجری ربیع الاوّل کا مہینہ اور دوشنبہ (یعنی پیر) کا دن تھا۔ لیکن تاریخ کے بارے میں تاریخِ ولادت ہی کی طرح روایات اور اَقوال مختلف ہیں، جہاں تک اپنا مطالعہ ہے، حدیث کی کسی کتاب میں کوئی روایت نہیں ہے جس میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تاریخِ وفات کا ذکر کیا گیا ہو، تاریخ اور سیر کی کتابوں میں تین تاریخوں کی روایات ذکر کی گئی ہیں، ربیع الاوّل کی پہلی، دوسری اور بارھویں اور تاریخِ ولادت کی طرح وفات کی تاریخ بھی بارھویں ہی زیادہ مشہور ہے لیکن بعض محققین نے لکھا ہے کہ تاریخِ وفات ۱۲ ربیع الاوّل کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بات مسلم اور صحیح ترین روایات سے ثابت ہے کہ وفات سے قریباً پونے تین مہینے پہلے آپ ﷺ نے جو حج کیا (حجۃ الوداع) تو ۹ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن تھا۔۔ اور یہ بھی مسلم اور صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وفات دوشنبہ کے دن ہوئی تو ۹ ذی الحجہ کو جمعہ ہونے کی صورت میں ۱۲ ربیع الاوّل کو دوشنبہ کا دن کسی طرح نہیں

[۳۰] مکمل سے مراد تیس (۳۰) اور ناقص سے مراد انتیس (۲۹) دن۔

ہوسکتا۔ ذی الحجہ، محرم، صفر تینوں مہینوں کو خواہ ۳۰، ۳۰ دن کا فرض کیا جائے یا ۲۹، ۲۹ دن کا یا بعض کو ۲۹ اور بعض کو ۳۰ دن کا مانا جائے۔ (جو بہت مستعد ہے اور جس کا اِمکان بہت کم ہے) تو ربیع الاوّل کو پہلے دوشنبہ کو ۲ تاریخ ہوگی اور اگر ایک مہینہ کو ۲۹ دن کا اور دو مہینوں کو ۳۰، ۳۰ دن کا مانا جائے (جو بکثرت ہوتا ہے) تو ربیع الاوّل کے پہلے دوشنبہ کو یکم تاریخ ہوگی۔ اِن سب حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ قرینِ قیاس یکم ربیع الاول والی روایت ہے۔۔۔واللہ اعلم ۳۱

اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:

''اور وفات آپ کی شروع ربیع الاوّل سنہ دس ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوالِ آفتاب ہوئی۔ اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اِس سال ذی الحجہ نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے بس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاوّل دوشنبہ کسی طرح نہیں ہوسکتی ۱۲ منہ''۔ ۳۲

اِمام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۶ ص ۴۱۸ میں رقم طراز ہیں۔

جب ذی الحجہ ۱۰ ہجری کی ۲۹ تاریخ روز پنج شنبہ (جمعرات) تھی تو ربیع الاوّل شریف ۱۱ ہجری کی ۱۲ تاریخ کسی طرح بھی روز دوشنبہ (پیر) نہیں آتا۔ غور فرمائیں۔

اگر ذی الحجہ، محرم الحرام اور صفر المظفر تینوں مہینے ۳۰۔۳۰ کے کیے جائیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز چہارشنبہ (بدھ) کو ہوئی اور پیر کی چھ اور تیرہ ربیع الاوّل شریف آئی اور اگر تینوں ۲۹۔۲۹ کے لیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز یک شنبہ (یعنی اتوار) ہوتا ہے اور پیر کی دوسری اور نویں تاریخ آتی ہے۔ اور اُن میں کوئی ایک ناقص اور دو کامل لیں تو پہلی سہ شنبہ (منگل) کی ہوتی ہے اور پیر ساتویں

۳۱ معارف الحدیث جلد ۸ ص ۱۶۱۔ ۳۲ نشر الطیب ص ۱۹۴۔

اور چودھویں ربیع الاوّل شریف کو آتا ہے اور اگر ایک کامل اور دو ناقص لیں تو پہلی پیر کی ہوتی ہے پھر پیر کی آٹھویں اور پندرھویں ہوتی ہے۔

غرض ۱۲ تاریخ ربیع الاوّل شریف میں کسی حساب سے پیر والے دِن نہیں آتی اور اِن چار صورتوں کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی بھی صورت میں آپ کا وصال پاک ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو ثابت نہیں ہوتا۔

اگر وِلادت شریف اور وفات شریف دونوں کی تاریخ ۱۲ ربیع الاوّل شریف ہے تو ہمیں پھر بھی شریعت نے نعمتِ اِلٰہی کا چرچا کرنے اور غم پر صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ (الضحیٰ:۱۱) ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔ (حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کی سب سے بڑی نعمت ہیں)۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ○ (ابراہیم:۲۸) ''کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نعمت، ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اُتارا''۔ اِس میں نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ دیکھیں:۔

بخاری جلد ۲ ص ۵۶۶۔ فتح الباری جلد ۷ ص ۳۸۵۔۳۸۶۔ عمدۃ القاری جلد ۹ ص ۹۲۔ تیسیر الباری جلد ۵ ص ۲۵۱۔ تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۳۸،۳۷۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے فرماتا ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط ....(یونس:۵۸) ''اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرما دیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) ہی کا فضل اور اُسی کی رحمت ہے اور چاہیے کہ اِس پر خوشی کریں''۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور قرآنِ مجید، اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا ربیع الاوّل شریف میں خصوصی اِہتمام کے ساتھ

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادتِ باسعادت کی خوشی منانا اور رمضان المبارک کے مہینہ میں نزولِ قرآنِ مجید کا جشن منانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

کتنا عجیب واقعہ ہے کہ بعض لوگ جشنِ نزولِ قرآنِ مجید تو مناتے ہیں مگر صاحبِ قرآن، اِمام المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے ﷺ جن کی برکت سے قرآنِ مجید ملا، اُن کی وِلادتِ باسعادت پر خوشی کے اِظہار پر ناراض ہوجاتے ہیں۔

لہٰذا ۱۲ ربیع الاول شریف کو روزِ ماتم نہ کیا جائے بلکہ روزِ سرورِ وِلادت شریفہ کیا جائے۔

صدمہ پر صبر کا حکم ہے: اِرشادِ باری تعالٰی ہے: ....وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (البقرۃ:۱۵۵تا۱۵۷) ”اور خوشخبری سنائیں اُن صبر والوں کو کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ (تبارک وتعالٰی جَلَّ مجدہُ الکریم) کے مال ہیں ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب (ذوالجلال والاکرام) کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں“۔

اِسلام میں بنیادی صدمہ اور سوگ:

اِسلام میں بنیادی طور پر صدمہ اور سوگ تین دن کے لئے ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوتا ہے۔ ساری عمر سوگ اور صدمہ نہیں ہوتا۔ اُن لوگوں سے سوال ہے جو ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کے آنے پر سوگ وصدمہ کی تلقین کرتے ہیں وہ بحوالہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ بتائیں کہ اِسلام میں سوگ اور صدمہ کتنے دن ہوتا ہے۔

قارئین کرام کی معلومات کے لئے عرض ہے:-

(۱) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ اَنْ

تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ [۳۳] ”کسی عورت کو جائز نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے (یعنی دوسرے عزیزوں پر) سوائے شوہر کے (اُس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے)“۔

(۲) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا [۳۴] ”جو عورت اللہ (تبارک وتعالٰی جَلَّ جلالہ) اور آخرت کے دِن پر اِیمان رکھتی ہے، اُس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میّت پر تین دِن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ اُس پر چار ماہ دس دِن سوگ ہے“۔

(۳) اِسی طرح اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:۔ لَا تُحِدُّ امْرَاَۃٌ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا [۳۵] ”کوئی عورت کسی میت پر تین دِن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر شوہر پر چار ماہ اور دس دِن سوگ منائے“۔

جن کے شوہر مر جائیں اُن کی عدّت:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ

۳۳؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۸۵۔ ۳۴؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۸۶، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۵، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۴۳۷، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۵، نصب الرایۃ جلد ۳ ص ۲۶۰۔ ۲۶۱، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۲۳۹، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۲۰ (راویہ ام المومنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا)، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۵۵، بخاری حدیث نمبر ۵۳۳۴، مسلم حدیث نمبر ۱۴۸۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۹۹۹، نسائی حدیث نمبر ۳۵۲۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۳۰، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۵۲۔ ۳۵؎ بخاری حدیث نمبر ۵۳۴۱، مسلم حدیث نمبر ۹۳۸/۶۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۰۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۸۵، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۲۳۸، نسائی حدیث نمبر ۳۵۳۶، مرقاۃ جلد ۶ ص ۴۵۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۳۱، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۲۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۸۳۔

بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّ عَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا فَعَلۡنَ فِىۡٓ اَنۡفُسِهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝ (البقرۃ:۲۳۴) ''اور وہ جو تم میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں (یعنی جو عورتیں شوہر کے مرنے سے بیوہ ہو جائیں) وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دِن روکے رکھیں تو جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے''۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب آیتِ مبارکہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ نازل ہوئی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے خاتونِ جنت حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور فرمایا: نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ ''مجھے دُنیا سے جانے کی خبر دے دی گئی''۔ وہ روئیں تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ ''مت روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی''۔ آپ ہنس پڑیں۔ اُنہیں بعض اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے دیکھا' وہ بولیں: اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) ہم نے تمہیں دیکھا کہ پہلے تم روئیں پھر ہنس پڑیں' آپ نے فرمایا' مجھے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا کہ اُنہیں دُنیا سے جانے کی خبر دے دی گئی ہے تو میں رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مت روؤ کیونکہ تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو میں ہنس پڑی اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ اور یمن والے آئے اور وہ دِلوں کے نرم ہیں۔ ایمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت یمن والی۔ ۳۶؎

۳۶؎ مشکوٰۃ ص۵۴۹ حدیث نمبر ۵۹۶۹' مرقاۃ جلد ۱۱ص ۱۱۹' دارمی جلد۱ ص ۴۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۲۲۵۔

سیدۃ النسآ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت:

خاتونِ جنت سیدۃ النسآ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیّت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد میری ہمشیرہ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لینا۔ چنانچہ آپ کی وصیّت کے مطابق امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ ۳۷؎

کیا امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیّدۃ النسآء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ میں آپ کے وصال کے بعد شادی نہیں کروں گا؟ کیونکہ میں صدمے سے ہوں گا اور ساری عمر سوگ کروں گا۔ کسی قسم کی خوشی کی تقریب میں شرکت نہیں کروں گا؟ بلکہ آپ نے حضرت سیّدۃ النسآء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد ایک کیا یکے بعد دیگرے آٹھ شادیاں کیں۔ لیکن ایک وقت میں صرف چار (۴) اَزواج ہی رہیں۔

اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کی ولادت' وفات اور قیامت کے دِن سلام:

سورۂ مریم کی آیت نمبر ۱۵ میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم' حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: وَ سَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَ يَوۡمَ يَمُوۡتُ وَ يَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ۝ ۳۸؎ ''اور سلام ہے اُس پر (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور (سلام ہے اُس پر) جس دن وہ فوت ہوں گے اور (سلام ہے اُس پر) جس دن وہ زندہ اُٹھائے جائیں گے''۔

اِسی طرح حضرت سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ذکرِ خیر میں اِرشادِ مبارک ہے: وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدْتُّ وَ يَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ يَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ۝ ۳۹؎

۳۷؎ رحمۃ للعالمین جلد۲ ص۱۰۴ چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور۔ ۳۸؎ سورۂ مریم:۱۵۔ ۳۹؎ سورۂ مریم:۳۳۔

"اور سلام ہو مجھ پر جس دِن میں پیدا ہوا اور (سلام ہو مجھ پر) جس دن میں فوت ہوں گا اور (سلام ہو مجھ پر) جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا"۔

محولہ بالا آیاتِ مقدسہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے انبیاء کرام علیہم السلام پر وِلادت، وفات اور قیامت کے دِن اُٹھائے جانے کے وقت سلام ہے۔

اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے وصال کے دِن کیا کرنا چاہیئے؟

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِیْهِ قُبِضَ وَ فِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ [40] "تمہارے بہترین دِنوں میں سب سے بہتر دن جمعۃ المبارک ہے، اِس میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی تخلیق ہوئی، اِسی (دن) میں وفات دیئے گئے، اِسی دن میں صور پھونکنا ہے اور اِسی میں بے ہوشی ہے۔ لہٰذا اِس دن میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھو۔ کیونکہ تمہارے دُرود شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمارے دُرود شریف آپ ﷺ پر کیسے پیش ہوں گے؟ آپ ﷺ تو رمیم ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے (مقدس مبارک) جسم حرام کر دیئے ہیں"۔

اَنبیاء کرام علیہم السّلام کی وِلادت کی خوش خبری کا بیان:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے قرآنِ مجید میں (حضرت) یحییٰ

[40] ابو داؤد حدیث نمبر ۱۰۴۷، نسائی حدیث نمبر ۱۳۷۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۷۴، مسند احمد جلد ۴ ص ۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۱، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۰۸۔

(علیہ السلام)، [41] (حضرت) اسحاق (علیہ السلام)، (حضرت) یعقوب (علیہ السلام)، [42] حضرت اسماعیل (علیہ السلام) [43] کی وِلادتِ باسعادت کی خوش خبریاں بیان فرمائی ہیں۔ حالانکہ جب قرآنِ مجید نازل ہوا تھا اُس وقت یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السلام وصال فرما چکے تھے۔ ربِّ ذوالجلال والاکرام نے باوجود اِس کے کہ یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السّلام وصال فرما چکے تھے اِن کی ولادت کی خوشی کی خبریں اِرشاد فرمائی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ [44] "جمعۃ (المبارک) کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود (شریف) پڑھا کرو۔ یہ یوم مشہود ہے۔ اِس دِن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے تو اُس کا دُرود (شریف) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اُس سے فارغ ہو جائے۔ (راوی فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کے (مقدّس) جسموں کو کھائے۔ پس اللہ (عزوجل) کے نبی (علیہم السّلام) زندہ ہوتے ہیں، وہ رزق دیئے جاتے ہیں"۔

میلادُ النبی ﷺ کی خوشی میں کھانا پکانا:

سوال: عیدِ میلادُ النبی ﷺ کے دن اکثر لوگ دیگیں پکاتے ہیں اور اِس نیاز کو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نیاز کا نام دیتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

[41] آل عمران: ۳۹۔ [42] ھود: ۷۱۔ [43] والصّٰفّٰت: ۱۰۱۔ [44] ابن ماجہ ص ۱۱۹ حدیث نمبر ۱۶۳۷، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۱۴، جلاء الافہام ص ۳۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۶۔

جواب: جو لوگ عید میلادُ النبی ﷺ کے دن دیگیں پکاتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس دِن ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیدا ہوئے تھے تو اِس خوشی میں یہ اِہتمام کرتے ہیں یہ ہر حال میں جائز ہے بلکہ خوب بڑھ چڑھ کر خوشی کا اِظہار کرنا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ عمل پسند ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے۔ خوشی میں کھانا کھلانا ویسے بھی سُنّت اور جائز ہے۔ رہا یہ کہنا کہ یہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نیاز ہے تو اِس سلسلہ میں گذارش ہے اِس نیاز سے مراد نذرانہ ہے اور نذرانہ وہیں پیش کیا جاتا ہے' جہاں محبت ہوتی ہے۔

سوال: کیا یہ نیاز نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں پہنچ جاتی ہے جبکہ دیکھنے میں اور تجربہ میں بات آئی ہے جس سے کوئی شخص اِنکار نہیں کرسکتا کہ جو دیگیں وغیرہ پکائی جاتی ہیں وہ تو سب کچھ لوگ کھا جاتے ہیں؟

جواب: یہ درست ہے۔ آپ ﷺ تک بطور ہدیہ اور تحفہ پہنچتا ہے۔ اِس کی مثال قرآنِ مجید سے لی جاسکتی ہے۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ... ؕ (الحج: ۳۷)۔ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہٗ) کو ہرگز (قربانی کے جانوروں کا) گوشت اور خون نہیں پہنچتا، ہاں! تمہاری پرہیزگاری اُس تک باریاب ہوتی ہے''۔ سب کچھ تو لوگ کھا جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم کی بارگاہِ اَقدس میں دِل کا خلوص اور تقویٰ قبول ہوتا ہے۔

ہاں! البتہ کبھی عالمِ اَرواح میں وہ چیزیں پیش ہوتی ہوئی نظر بھی آتی ہیں مگر مانے گا وہ جس کو اللہ عزّوجلّ نے قلبِ سلیم اور نورِ ایمان سے مزیّن فرمایا ہے۔

آیئے ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے۔ دُرُّ الثَّمِیْنِ فِیْ مُبَشَّرَاتِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ ﷺ اُس میں نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ نمبر ۱:

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدِ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صَلَةً بِالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ

سَنَةً مِّنَ السِّنِیْنَ شَیْئٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمْصًا مُقَلِّیًا فَقَسَّمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَاَیْتُهٗ ﷺ وَبَیْنَ یَدَیْهِ هٰذِهِ الْحِمْصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا ۴۵ ''میرے والدِ بزرگوار نے مجھے خبر دی۔ فرمایا کہ میں میلادِ پاک کی خوشی میں میلادُ النبی ﷺ کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا، ایک سال میں اِتنا تنگ دست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر بھنے ہوئے چنے، وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ ہشاش بشاش ہیں''۔

واقعہ نمبر ۲:

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حضرت شیخ ملک زین الدین وزیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں۔

وتمام متعلقانِ اُو از خدمت گاراں وغیرھم ھمہ نصف شب آخر برای تہجد برمی خاستند وتا وقت چاشت در منزل او جز باشارت دست وزبان کارنمی شد از جہت مشغولی اَوراد ونوافل گویند کہ ویرا شب جمعہ بروحِ مطہر رسول ﷺ مقدار چند من برنج قبولی می پختند کہ بر ہر برنجی سہ کرت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ خواندہ می دمیدند ۴۶ ''اور تمام متعلقین اور خدمت گار وغیرہ آدھی رات کے بعد نمازِ تہجد پڑھنے اُٹھ بیٹھتے تھے۔ پھر تہجد کے بعد چاشت کی نماز ختم ہونے تک آپ کے محل میں کوئی شخص اِشارہ کے سوا کوئی بات زبان سے نہیں کہتا تھا۔ آپ کے اَوراد و وظائف کی یہ حالت تھی کہ جب جمعۃ المبارک کی رات آتی تو کئی من چاول رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی روحِ پرفتوح کو نذرانہ بھیجنے کیلئے پکائے جاتے اور چاولوں کے ہر ہر دانے پر تین تین مرتبہ قل شریف پڑھا جاتا۔

دوسری روایت:

حضرت عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ام عثمان ثقیفہ سے جن کا نام

۴۵ مترجم ص ۴۰، (چھاپہ سنی دارالاشاعہ علویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد)۔ ۴۶ اخبار الاخیار ص ۲۲۷ فارسی۔

فاطمہ بنت عبداللہ ہے' روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ جب آپ کی وِلادت شریفہ کا وقت آیا تو آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اِس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (روایت کیا اِس کو بیہقی نے کذافی المواہب) ٤٧ؔ

چوتھی روایت:

اور منجملہ آپ کے عجائبِ وِلادت کے واقعات روایت کیے گئے ہیں۔ کسریٰ کے محل میں زلزلہ پڑ جانا اور اِس سے چودہ کنگروں کا گر پڑنا۔ اور بحیرہ طبریہ کا دفعتہً خشک ہو جانا اور فارس کے آتش کدہ کا بجھ جانا جو ایک ہزار برس سے برابر روشن تھا کہ کبھی نہ بجھا تھا۔ روایت کیا اِس کو بیہقی نے اور ابو نعیم نے اور خرائطی نے ہواتف میں اور ابن عساکر نے۔ (کذافی المواہب) ٤٨ؔ

ولادت کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ولادت کی (خوشی میں) آپ ﷺ کے چچا نے اپنی لونڈی حضرت ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا۔ ٤٩ؔ

آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر شیطان لعین رویا:

حضرت سہیلی علیہ الرحمہ حضرت بقی بن مخلد علیہ الرحمہ کی تفسیر کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ شیطان لعین چار بار بلند آواز سے رویا۔ (١) جب ملعون قرار دیا گیا۔ (٢) جب زمین پر پھینکا گیا۔ (٣) جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیدا ہوئے۔ (٤) جب سورۃ الفاتحہ شریف نازل ہوئی۔ ٥٠ؔ

٤٧ؔ نشر الطیب ص٢٠ من وعن از اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی (چھاپہ اسلامی کتاب خانہ اردو بازار لاہور)۔ ٤٨ؔ نشر الطیب ص٢١۔ ٤٩ؔ بخاری جلد٢ ص٧٦٤' تیسیر الباری جلد٧ ص٣١' فتح الباری جلد٩ ص١٧٤' عمدۃ القاری جلد١٠ جز٢٠ ص٩٣' ٩٥' تفہیم البخاری جلد٣ ص٥٧۔٥٥۔
٥٠ؔ البدایۃ والنہایۃ عربی جز١ جلد٢ ص٢٧١ دار الحدیث القاہرہ' تاریخ ابن کثیر اردو جلد١ جز٢ ص٥٧٠' نفیس اکیڈمی کراچی' دُرِ منثور جلد١ جز١ ص١٧' حلیۃ الاولیاء جلد٣ ص٣٤٠۔

میلاد النبی ﷺ کے پروگراموں سے ناراض حضرات بتائیں

کیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ٦٣ سالہ مبارک زندگی میں' آپ ﷺ کے وصال کے بعد ٣٠ سالہ دورۂ خلفائے راشدین میں۔ ١١٥ ہجری تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں۔ پھر اُن کے شاگردوں اور تابعین نے ٢٢٠ ہجری تک ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہر سال جشنِ نزولِ قرآن کے جلسے کیے؟ کیا ہر سال ختم بخاری' تکمیل بخاری' تقریب بخاری' اِختتام بخاری کے پروگرام کروائے؟ اہلحدیث کانفرنسیں کروائیں؟ جشن صد سالہ دیوبند منعقد کیا؟ کسی اِسلامی تقریب میں ہندو' کافر' مشرک' یہودی' عیسائی' بت پرست کی صدارت کروائی؟ جیسے صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی ہندنی کی صدارت میں منایا گیا' پھر ہندنی کا دیا ہوا کھانا بھی کھایا۔ کیا ہر جمعۃ المبارک کے لئے اِشتہار شائع کیے؟ کیا بین الاقوامی قرأت کانفرنسیں کیں؟ کیا صوبائی اور قومی سیرت کانفرنسیں کیں؟ کیا کسی صحابی کے آزاد ہونے پر منوں ٹنوں مٹھائی تقسیم فرمائی جیسے لشکرِ طیبہ اور جماعت الدعوۃ کے امیر صاحب کی رہائی پر منوں ٹنوں مٹھائی تقسیم کی گئی؟ جب سوات میں صوفی محمد صاحب نے نفاذِ شریعت بل پر سابقہ صدر محمد آصف علی زرداری سے دستخط کروائے تو نفاذ شریعت کی خوشی میں جشن کے طور پر بہت بڑا جلوس نکالا۔ ٹھیک ہے خوشی کا اِظہار کرنے کے لئے جلوس نکالنا بُری بات نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اَقدس میں دُعا ہے کہ پورے ملک میں شریعتِ اِسلامیہ کا نفاذ ہو جائے۔ آمین! لیکن بتائیں اگر نفاذِ شریعت بل کی کامیابی پر جلوس نکالنے پر کوئی شرک و بدعت کا فتویٰ نہیں تو صاحبِ شریعت ﷺ کے آنے پر جشن منانے پر شرک و بدعت کا فتویٰ کیوں؟ کیا آپ ﷺ کے آنے کی خوشی نہیں ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دفاع مکہ مکرمہ یا دفاع مدینہ منورہ کی کانفرنسیں کیں؟ جیسے آج کل دفاع پاکستان کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ کیا آپ ﷺ نے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یا تابعین نے یا تبع تابعین

نے یا چودہ صدیوں تک مسلمانوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے گستاخوں کے خلاف جلوس نکالے؟ جیسے آج کل جلوس نکالے جارہے ہیں۔ کیا سیرت النبی ﷺ کی کانفرنسیں کیں؟ کیا کسی اِجتماع کے اِختتام پر شرکائے اجتماع نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اور ہاتھ بلند کر کے اظہارِ یکجہتی کا مظاہرہ کیا؟ جیسے آج کل مختلف مکاتبِ فکر کے لوگ جلسوں کے اِختتام پر کرتے ہیں۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا قرونِ ثلاثہ کے لوگوں نے کسی کے مرنے، شہید ہونے یا پھانسی چڑھنے پر احتجاجی جلوس نکالے اور مظاہرے کئے؟ قرآنِ مجید اور سُنّت مبارکہ سے ثابت کریں۔

کیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین تبع تابعین یا قرونِ ثلاثہ کے علمائے کرام نے صحاح ستہ یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، نسائی شریف اور ابوداؤد شریف کا اُصول مرتب کیا؟ کیا یہ فرمایا کہ جو حدیث شریف بخاری شریف میں ہو وہ ہی ماننا، مسند احمد، مصنّف ابن ابی شیبہ، مصنّف عبدالرزاق، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد میں رقم شدہ احادیثِ مبارکہ کو نہ ماننا؟

کیا کسی حدیث مبارک میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ پاک ہے کہ میری وِلادتِ باسعادت کے دِن کے موقع پر خوشی کا اِظہار نہ کرنا؟ کیا قرآنِ مجید یا حدیثِ پاک میں کوئی اَیسا اِرشادِ مبارک ہے جس میں کلمہ پڑھنے والوں کو یہ حکم دیا گیا ہو کہ جو ہستی جس دن پیدا ہوا اور اُسی دن وصال کر جائے تو ہر سال کے بعد خوشی کی بجائے ماتم کرنا یا بین کیا کرنا یا صدمے کا اِظہار کرنا؟ اِسلام میں کسی ہستی کے وصال کے بعد سوگ کی مدت کب تک ہے؟ کیا چودہ سو سال تک سوگ چلتا ہے؟ اگر چودہ سو سال تک سوگ چلتا ہے تو خوشی کے اِظہار کی مخالفت کرنے والے بتائیں اُنہوں نے اپنی شادیاں کیوں کیں؟ اپنے بچوں اور بچیوں کی شادیاں کیوں کیں؟ خوشی کی محافل میں شامل کیوں ہوئے؟ ساری عمر سوگ میں کیوں نہیں گزاری؟

☆☆☆

پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

ایک جمعۃ المبارک کے دن حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے معاذ کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نماز میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ایک یہودی کا ایک اَوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر صبیر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ (عزوجل) تمہاری طرف سے اَدا فرمادے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

اِن کے ساتھ یہ کلمات پڑھو: رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهِمَا عَنْ رَّحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادًا فِيْ سَبِيْلِكَ (ترجمہ) ''آپ (ﷺ) فرمائیں! اے میرے اللہ (جل جلالک) اے ملکوں کے مالک، تو جسے چاہے بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل فرمادیتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرمادیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ اے دُنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم اُن میں سے جو جسے تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر اَیسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے غنی کردے۔ مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض اَدا فرمادے مجھے اپنی عبادت میں مصروف فرمادے اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما''۔ (ہر نماز کے بعد پانچ (۵) بار پڑھیں۔ اوّل آخر تین تین بار درود شریف ضروری پڑھیں)

(درمنثور جلد۲ ص۱۷۲، الترغیب والترہیب جلد۲ ص نمبر۶۱۵، مجمع الزوائد میں دعا من سواک تک ہے جلد۱۰ ص۱۸۶)